



## سوال

سوال: میں نوجوان لڑکی ہوں، میرے والد کئی سال پہلے فوت ہو گئے تھے، اور انکی وفات کے کچھ دیر بعد میری شادی ہوئی، پھر میرا خاوند بھی فوت ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ سب پر رحم فرمائے۔ مجھے ان سے اللہ کیلئے محبت تھی؛ کیونکہ میرے مطابق۔ باقی اللہ بستر حساب لینے والا ہے۔ دونوں نیک انسان تھے۔ میرا سوال یہ ہے کہ: کیا میرے لیے شادی سے انکار کرنا جائز ہے؟ یہ بھی واضح رہے کہ میری عمر ابھی بہت چھوٹی ہے، لیکن اللہ کے حکم سے میں لنگے فراق پر صبر کرونگی۔ شادی سے انکار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ: میں نے سنا ہے کہ عورت جنت میں اپنے آخری خاوند کے ساتھ ہوگی۔ میں اپنے گھر والوں کو یہ بھی کہتی ہوں کہ: میں شادی نہیں کرنا چاہتی، ہاں اگر کوئی شخص میرے پہلے شوہر سے لہجا ہو تو الگ بات ہے، میں اپنی اس بات کی تائید اس آیت سے لیتی ہوں: **لَا تَنْتَبِهُوا لِمَنْ يُبَادِلُ بِالَّذِي بَدَلْتُمْ بِأَنْفُسِكُمْ كَمَا تَمَّ وَصِيَّتُكُمْ اللَّهُ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ** [البقرة: 61] اور آخری بات یہ ہے کہ: میں آپ سے مشورہ اور نصیحت لینا چاہتی ہوں؛ کیونکہ میری تعلیم مکمل ہونے والی ہے، اور فراغت کی وجہ سے مجھے کچھ خدشات لاحق ہیں، کہ کہیں شیطان سو سے اور فضول باتوں میں کہیں گم نہ ہو جاؤں، تو فراغت سے بچنے کے لئے کیا آپ مجھے کسی نوکری کی تلاش کا مشورہ دینگے؟ یہ واضح رہے کہ میں نے سائنس ڈیپارٹمنٹ سے گریجویشن مکمل کی ہوئی ہے، اور میں الحمد للہ، قرآن مجید کی حافظہ بھی ہوں، اور قرآن مجید یاد رکھنے کیلئے اس کی دہرائی بھی مسلسل کرتی ہوں، ساتھ میں کتب حدیث کا مطالعہ بھی کرتی ہوں۔

## جواب

الحمد للہ

اول:

اللہ تعالیٰ [میت پر صبر کی وجہ سے] آپ کو ڈھیروں اجر سے نوازے، آپ کے فوت شدہ اقارب پر رحم فرمائے، اور آپ کو مزید صبر عنایت فرمائے، نیز آپ کو پہلے سے بھی لہجا خاوند عطا فرمائے۔

یہ ذہن نشین رہے کہ: یہ دنیا آزمائش اور امتحان کی جگہ ہے، جیسے کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

**(وَلْتَبْلُوا نَفْسَهُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَ النُّجُوعِ وَ النَّفْسِ مِنَ الْأَمْوَالِ وَ الْأَنْفُسِ وَ الشَّرَاتِ وَ بَشِيرِ الضَّالِّينَ [155] الَّذِينَ إِذَا أَصَابَتْهُمُ مُصِيبَةٌ قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ [156] أُولَئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّن رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُتَّقُونَ)**

ترجمہ: اور ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے دشمن کے ڈر، بھوک، مال و جان اور پھلوں کی کمی سے اور صبر کرنے والوں کو خوش خبری دیجئے [155] جنہیں جب کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو کہتے ہیں کہ یقیناً ہم تو اللہ تعالیٰ کے ہیں اور یقیناً ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں [156] انہی پر ان کے رب کی عنایات اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں]

البقرة: 155-157]

اسی طرح فرمایا: **لَتَبْلُوَنَّ فِي أَمْوَالِكُمْ وَأَنْفُسِكُمْ مِمَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُونَ** [آل عمران: 186]

اس آیت کی تفسیر میں ابن کثیر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"یعنی: یہ بات لازمی ہے کہ مومن کو مالی، جانی، یا اہل و عیال کے بارے میں ضرور آزمایا جاتا ہے، مزید برآں مومن کی دینداری کے مطابق ہی آزمائش کی جاتی ہے، جتنی دینداری مضبوط ہوگی، اتنی ہی آزمائش زیادہ ہوگی"



"تفسیر ابن کثیر" (2/179)

اللہ تعالیٰ نے صبر کرنے والوں کیلئے عظیم اجر بھی تیار فرمایا ہے، چنانچہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

(إِنَّمَا لُؤَى الصَّابِرُونَ أَجْرُهُمْ بِغَيْرِ حِسَابٍ)

ترجمہ: صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیا جائے گا۔ [الزمر: 10]

لہذا ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صبر کرنے والوں میں شامل فرمائے، اور آپ کو ڈھیروں اجر سے نوازے۔

دوم: علمائے کرام کا اس بارے میں اختلاف ہے کہ اگر عورت ایک سے زائد شادی کرے تو جنت میں کس خاوند کیساتھ ہوگی، تو اس بارے میں یہ کہا گیا ہے کہ: عورت کو اختیار دیا جائے گا، کچھ نے یہ کہا ہے کہ: سب سے لچھے اخلاق کے مالک خاوند کیساتھ ہوگی، جبکہ راجح موقف تیسرا ہے کہ: ایسی خاتون اپنے آخری خاوند کیساتھ ہوگی۔

مزید تفصیلات کیلئے آپ سوال نمبر: (8068) کا جواب ملاحظہ کریں۔

سوم: یہ بات مسلم ہے کہ عقلمند مسلمان دین و دنیا کیلئے افضل اور بہتر ہی کی تلاش میں رہتا ہے، چنانچہ مستقبل میں جس خاوند کی آپ کو تلاش ہے، وہ آپ کے پہلے خاوند سے بہتر ہو، یہ بھی سوچ ہے، جس کے بارے میں شریعت و انسانی عقل دونوں ترغیب بھی دلاتی ہیں۔

البتہ آپ کے ذہن میں یہ خیال پیدا ہونا کہ آپ کے پہلے خاوند سے لچھا کوئی اور ہو ہی نہیں سکتا، اس لیے آپ بیوہ ہی زندگی گزاریں گی، یہی خیال آپ سے بھی بہتر شخصیت کے ذہن میں بھی آیا تھا، اور وہ تھی ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا، تاہم جب انہوں نے شریعت الہی کے سامنے سر تسلیم خم کیا، اور حدیث میں ثابت یہ دعا پڑھی کہ اللہ تعالیٰ انہیں بہتر تبادل عطا فرمائے، تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں منگنی کا پیغام بھیج دیا، اور آخر کار آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے خاوند بن گئے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر اس روئے زمین پر کوئی بشر نہیں ہے۔

چنانچہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: (جو کوئی بھی مسلمان کسی بھی مصیبت کے پہنچنے پر حکم الہی کے مطابق کہے: "إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاغِبُونَ، اللَّهُمَّ اجْزِنِي فِي مُصِيبَتِي وَأَخْلِفْ لِي خَيْرَ امْنَتَا" [یشک ہم اللہ کیلئے ہیں، اور اسی کی طرف ہم نے لوٹ کر جانا ہے، یا اللہ! مجھے میری مصیبت کے بدلے اجر دے، اور مجھے اس سے بھی بہتر عطا فرما] تو اللہ تعالیٰ اسے اس سے بھی بہتر عطا فرماتا ہے) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں: جس وقت ابوسلمہ رضی اللہ عنہ فوت ہوئے، تو میں نے کہا: "مسلمانوں میں سے ابوسلمہ سے لچھا کون ہے؟ وہ سب سے پہلے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہجرت کر کے آئیوا لے تھے، [پھر بھی میں نے یہ الفاظ کہہ دیے] تو اللہ تعالیٰ نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمادے" مسلم: (918)

تو آپ کیلئے مشورہ اور نصیحت یہ ہے کہ آپ حدیث میں ثابت شدہ یہ دعا پڑھیں، اور ساتھ میں یہ بھی پختہ یقین رکھیں کہ زمین پر موجود لچھے لوگ ختم نہیں ہوئے، بلکہ اب بھی بہت سے ایسے لوگ موجود ہیں جو دیندار اور بااخلاق ہیں، چنانچہ ایسا بھی ممکن ہے کہ جلد ہی ان لچھے لوگوں میں سے ایک شخص آپ کو خاوند کی شکل میں مل جائے، جو آپ کیلئے عفت کا باعث بنے، اور آپ اس کیلئے عفت کا باعث بنیں، اس طرح دونوں مل کر ایک لچھے خاندان کی بنیاد رکھیں، جو دین الہی کیلئے کام کرے، اور آپ دونوں کو نیک اولاد میسر آئے، جو آپ کی آنکھوں کی ٹھنڈک بنے، اور یوم آخرت کیلئے ذخیرہ بھی ہوں۔

چہارم: یہ بات ذہن میں نقش کر لیں کہ شادی کے بغیر زندگی گزارنا شریعت میں پسندیدہ عمل نہیں ہے، اور نہ ہی اس کے بارے میں شریعت نے کبھی ترغیب دلائی ہے، بلکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح کے اخراجات برداشت کرنے کی صلاحیت رکھنے والے کو شادی کرنے کا حکم دیا ہے، خصوصاً نوجوانوں کو، - آپ ابھی نوجوان ہی ہیں - اس کی وجہ یہ ہے کہ شادی میں بہت ہی زیادہ فوائد ہیں، اور اس کے عظیم مقاصد ہیں، جن میں سے کچھ یہ ہیں:

- نیک اولاد کا حصول



نئے مسلمان گھرانے کا اضافہ

- برے کاموں میں ملوث ہونے سے مکمل تحفظ

- شیطانی ہتھکنڈوں سے مکمل بچاؤ

- شادی کے ذریعے مسلمانوں کے درمیان مضبوط رشتہ داری

چنانچہ شادی کے بارے میں ہمارا مشورہ یہی ہے کہ آپ کو اگر کسی ایسے مرد کی طرف سے شادی کا پیغام ملے جس کی دینداری اور اخلاقیات آپ کو پسند ہوں تو شادی کا پیغام قبول کر لیں، اور عین ممکن ہے کہ آخرت میں بھی آپ اسی کی بیوی ہوگی جس کا اخلاق اور دینی رجحان اچھا ہوگا۔

اس لیے آپ نئے اور نیک گھرانے کی بنیاد رکھنے میں ذرا برابر بھی تامل مت کریں، جو آپ کو برائیوں سے بھرے ہوئے معاشرے میں بھی حرام شہوت سے تحفظ بھی فراہم کریگا۔ اور آپ کو معلوم ہے کہ معاشرے میں موجود برائیاں اتنی بڑھ چکی ہیں کہ شادی شدہ افراد بھی اس سے محفوظ نہیں رہ سکے، تو جس کی شادی ہوئی ہی نہ ہو، اور ساری زندگی شادی کے بغیر گزارنے کی سوچے تو وہ ان برائیوں سے کیسے محفوظ رہ سکتا ہے!؟

پہنچ: گھر سے باہر نکل کر عورت کیلئے کام کرنا اصولی طور پر حکم الہی سے متصادم ہے، کیونکہ اللہ تعالیٰ خواتین کو گھر میں رہنے کا حکم دیا ہے، فرمان باری تعالیٰ ہے:

**[وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ] اور تم اپنے گھروں میں ٹھہری رہو [الأحزاب: 33]**

لہذا بغیر کسی وجہ اور ضرورت کے گھر سے باہر نکلنا اس فرمان باری تعالیٰ سے متصادم ہے۔

اس بارے میں مزید اصول و ضوابط، اور ایک خاتون کیلئے گھر سے باہر کام کرنے کیلئے شرائط کے متعلق تفصیلی گفتگو سوال نمبر: (22397) کے جواب میں ملاحظہ کریں۔

یقینی بات ہے کہ آپ کسی جگہ ملازمت کر کے فراغت، اور سستی سے بچنا چاہتی ہیں، تاکہ شیطانی وسوسوں کے رستے بند ہو جائیں، لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ گھر سے باہر نکل کر ملازمت کرنا بھی ایک شیطانی ہتھکنڈہ ہے، کہ آپ کو مختلف آزمائشوں، اور اجنبی مردوں کیساتھ مل کر کام کرنا پڑے گا، اور اس کے علاوہ دیگر حرام کاموں کا بھی خدشہ رہے گا۔

ہم یہ سمجھتے ہیں کہ آپ فراغت و سستی سے بچنے کیلئے مناسب شخص کیساتھ شادی کر لیں، اور اپنے آپ کو ایک نئے خاندان کی بنیاد رکھنے میں مصروف کریں، اس کیلئے آپ اپنے خاوند کے حقوق ادا کریں، اور بچوں کی اچھی تربیت کا مکمل خیال کریں، جن کی وجہ سے آپ کی زندگی میں رنگ اور خوشی و مسرت بھر جائے گا؛ کیونکہ خاتون خوشحال زندگی گزارنے کیلئے جتنے مرضی اسباب و ذرائع اپنالے، اسے خوشحالی صرف اپنے رب کی اطاعت میں ہی ملے گی، اور پھر اس کے بعد خوشی خاوند اور بچوں کے ساتھ ہی ملتی ہے۔

ملازمت کا نتیجہ کیا نکلتا ہے؟ صرف تھکاوٹ، اور اکتاہٹ، مزید اطمینان کیلئے آپ ان خواتین سے استفسار کریں جو ملازمت سے منسلک ہیں، کہ وہ اپنے گھروں میں رہنے کی کتنی تنہا کرتی ہیں، چند ایک ہی ایسی ہوگی جو اپنی امانیت اور تکبر کی وجہ سے حقائق تسلیم نہ کریں۔

اللہ تعالیٰ بہت ہی باحکمت اور علم رکھنے والی ذات ہے، اللہ تعالیٰ نے خواتین کو گھر میں رہنے کا حکم اسی لیے دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ جانتا ہے کہ یہی حکم خواتین کیلئے مناسب ہے، نیز صنف نازک کے تحفظ اور پاکدامنی کیلئے ہی بہتر ہے۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو نیک خاوند عطا فرمائے، صالح اولاد سے نوازے، اور دین الہی کی تعلیم اور سیکھنے پر مکمل مدد فرمائے، اور آپ کو شیطانی وسوسوں سے محفوظ رکھے۔



والله اعلم

اسلام سوال و جواب

137217